صوفیوں اور بیراگیوں سے مصاحبت رکھتا تھا اور ان کی تعلیمات میں پوری دلچسپی لیتا تھا۔ آخر میں وہ سوامی نرائن سنگھ کا، جو شیونرائن، سلسلے کا بانی تھا، مرید ہو گیا تھا۔ سوامی وحدت الوجود کا قائل تھا اور ہر فرقے کے لوگوں کو مرید کرتا تھا[۱]۔ اٹھارہویں صدی میں کئی درویشوں کے افعال میں جوگیوں کا اثر نظر آتا ہے۔ سید عبدالولی عزلت[۲] نے ڈاڑھی اور بھنویں منڈا کر جوگیوں کی وضع اختیار کر لی تھی[۳]۔ بھگوان داس ہندی نے مرزا گرامی[۴] کے بارے میں لکھا ہے۔

"وسعت مشرب اختیار کردہ، بظاہر لباس صوفیہ و مشائخ می بود، اما اوقات بعنوانِ قلندرانِ ہند بسر می برد و در تشیع بروت را خیرباد گفتہ، با مردم ہر مذہب گرم می جوشید[۵] باقی

---

[۱] Influence of Islam on Indian Culture p. 206 [۲] سورت کے باشندے اور سید سعد اللہ درویش کے بیٹے تھے۔ بہت سی خصوصیات کے حامل تھے۔ لامیتہ مشرب کے پیرو تھے۔ فارسی اور ہندی، دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۲ [۳] تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۲ [۴] میرزا عبدالغنی قبول کشمیری (برائے حالات ملاحظہ ہو سفینۂ ہندی۔ ص ۱۶۹) کے چھوٹے لڑکے تھے۔ دہلی میں ولادت ہوئی تھی۔ بہت دنوں تک والد کے سایۂ عاطفت میں تربیت پائی تھی۔ والد کی وفات کے بعد درویشی اختیار کر لی تھی۔ خوش اخلاقی اور کریم النفسی کی وجہ سے لوگ ان کے گرویدہ تھے۔ ریختہ اور فارسی میں شعر کہتے تھے ۱۱۵۶ھ میں وفات پائی۔ برائے تفصیل ملاحظہ ہو سفینۂ ہندی۔ ص ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ سفینۂ خوشگو۔ ص ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ [۵] سفینۂ ہندی۔ ص ۱۷۵، مرزا ابا فی واقفی علوم ہنداں یعنی سنسکرت میں پوری قدرت رکھتے تھے۔ عقد ثریا۔ ص ۶۰۔ یہی حال میر یحییٰ مخاطب بہ عاشق علی خان ایما کا تھا۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۵۱۔ شیخ محمد فاضل سرہندی، ہندوؤں کے بچوں کو درس دیتے تھے۔ اس طرح ان کے فیضانِ صحبت سے انھیں وسیع المشربی کی تعلیم ملی ہوگی۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۴۰۔

شاہ فضل اللہ نقشبندی نے "برہ بھیوکا و قصہ پریم لوکا" کا ہندی (ریختہ) میں ترجمہ کیا تھا۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۴۔